

121948- اہل بیت کے کیا فضائل ہیں؟ اور کیا اہل بیت قیامت کے دن لوگوں کے لیے سفارش کریں گے؟

سوال

اپل بیت کی عام لوگوں کے مقابلے میں کیا فضیلت ہے؟ اور کیا وہ قیامت کے دن لوگوں کی سفارش کریں گے؟

پسندیدہ جواب

اول:

"نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت میں : آپ کی ازواج مطہرات، آپ کی اولاد، بنوہاشم، بنو عبدالمطلب اور ان کے آزاد کردہ غلام شامل میں "ختم شد"

۶۰

اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کو متعدد فنائیں سے نوازا ہے اور اہل سنت و اجماعت اس بات پر متفق ہیں کہ ان سے محبت کرنا، اور ان کے حقوق کی پاسداری کرنا واجب ہے۔

جیسے کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کرتے ہیں :  
 "اُسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت میں، ان کے حقوق کی پاسداری کرنا واجب ہے؛ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خمس اور مال فی میں ان کا حق رکھا ہے، اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہوئے اہل بیت کے لیے بھی دعا کرنے کا حکم دیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کہو: «اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّ عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ، وَبَا كُنْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّ عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ»

"اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت ہیں، ان سے محبت رکھنا، انہیں اپنا دوست بنانا، اور ان کے حقوق کا خیال رکھنا واجب ہے۔" نتم شد  
"مجموع الفتاویٰ" (491/28)

سوم :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کے درج ذیل فضائل بھی ہیں :

## 1- فرمان باری تعالیٰ ہے :

•**بيانات النساء اللائي تشنّجن كآخرين من النساء إن انتقاشن بالقول فيليب الذي في كلّيّة طب وفنون قوالاً مخزوفاً، وجزان في يوم تكاليف ولا تجرب حزن متوجّح أنجاحاً يحيي الأدّى وأقمع المصلّة، وأعيين الرّحمة، وأطعن الله.**

**وَرَسُولُهُ أَشَأَيْدِيَ اللَّهِ رَبِّيْهِمْبَ عَنْمُمِ الْجَنْحَنَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَلَيْلَهُ كُمْ تَطْهِيرًا۔** ترجمہ: اے نبی کی بیویا! تم عام عمر توں کی طرح نہیں ہو۔ اگر تم اللہ سے ڈرتی ہو تو (کسی نامحرم سے) دبی زبان سے بات نہ کرو، ورنہ جس شخص کے دل میں روگ ہے وہ کوئی غلط توقیع لگائیجئے گا لہذا صاف سیدھی بات کرو۔ [32] اور اپنے گھروں میں قرار پڑھئے رہو، پہلے دور جاہیت کی طرح اپنی زیب و زینت کی نمائش نہ کرتی پھر وہ، نماز قائم کرو، زکاۃ ادا کرو، اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ اے اہل بیت! اللہ تو یہ چاہتا ہے کہ تم سے ناپاکی دور کر کے تمیں اچھی طرح پاک صاف بنادے۔ [الاحزان: 32-33] اس آیت میں مذکور فضیلت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے ساتھ خاص نہیں ہے، بلکہ صحیح احادیث کی روشنی میں دیگر افراد بھی اس فضیلت میں شامل ہیں۔

چنانچہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحیح سویرے نکلے، آپ کے تن پر ایک سیاہ بالوں کی بنی ہوئی دھاری دار موٹی چادر تھی، تو سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما آئے تو آپ نے انہیں اپنی چادر میں داخل کریا، پھر حسن بن علی رضی اللہ عنہما آئے تو آپ نے انہیں بھی اپنی چادر میں داخل کریا، پھر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں تو انہیں بھی داخل کریا، ان کے بعد سیدنا علی رضی اللہ عنہ آئے تو آپ نے انہیں بھی چادر میں داخل کر کے فرمایا: **إِشَاءِيْدِيَ اللَّهِ رَبِّيْهِمْبَ عَنْمُمِ الْجَنْحَنَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَلَيْلَهُ كُمْ تَطْهِيرًا۔** یعنی: اے اہل بیت! اللہ تو یہ چاہتا ہے کہ تم سے ناپاکی دور کر کے تمیں اچھی طرح پاک صاف بنادے۔ اس حدیث کو امام مسلم: (2424) نے روایت کیا ہے۔

2- فرمان باری تعالیٰ ہے:

**[إِنَّ اللَّهَ أَفَلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنَ الْكُفَّارِ فِيمَا يَنْهَا مَنْ يُنَاهِي]** ترجمہ: بلاشبہ نبی مومنوں کے لئے ان کی اپنی ذات سے بھی مقدم ہے اور آپ کی بیویاں مومنوں کی ماں میں ہیں۔ [الاحزان: 6]

3- سیدنا واٹھہ بن اسقیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: (بیقیناً اللہ تعالیٰ نے کنانہ کو اساماعیل کی اولاد سے منتخب کیا، اور پھر قریش کو کنانہ کی اولاد سے منتخب کیا، اور پھر قریش میں سے بنی ہاشم کو اور بنی ہاشم میں سے مجھے چنیدہ بنایا۔) اس حدیث کو امام مسلم: (2276) نے روایت کیا ہے۔

4- سیدنا نازیل بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن مکہ اور مدینہ کے درمیان پانی والی جگہ جسے خم کہا جاتا ہے وہاں کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی، اور شاخوانی فرمائی، آپ نے وعظ و نصیحت بھی فرمائی، اور پھر کہا: (بعد ازاں: لوگو! یقیناً میں بشر ہوں، امکان ہے کہ میرے پاس میرے رب کا پیغام رساں آجائے اور میں اس کی بات مان لوں۔ میں تمہارے اندر دو وزنی چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں، ان دونوں میں سے ایک اللہ کی کتاب قرآن مجید ہے، اس میں ہدایت اور نور ہے، اس لیے تم اللہ کی کتاب کو مضبوطی سے تحام کر رکھو) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتاب اللہ پر عمل پیر ارہنے اور اسے مضبوطی سے تھامنے کی خوب ترغیب دلائی، اور پھر [دوسری چیز ذکر کرتے ہوئے کہا]: (اور میرے اہل بیت، میں تمیں اپنے اہل بیت کے متعلق اللہ کا حکم یاد دلاتا ہوں، میں تمیں اپنے اہل بیت کے متعلق اللہ کا حکم یاد دلاتا ہوں، میں تمیں اپنے اہل بیت کے متعلق اللہ کا حکم یاد دلاتا ہوں۔) اس حدیث کو امام مسلم: (2408) نے روایت کیا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس وصیت کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام نے بھر پور خیال کیا، ان میں سرفہست سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، اور پھر سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں۔

جیسے کہ بخاری: (3508) اور مسلم: (1759) میں ہے کہ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے کہا: "قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابت داروں کا خیال رکھنا میرے نزدیک میرے اپنے رشتہ داروں خیال رکھنے سے زیادہ اہم ہے"

اسی طرح صحیح بخاری: (3509) میں یہ بھی ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال رکھنا ہے تو ان کے اہل بیت کا خیال رکھو۔"

اس کی وضاحت میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں :  
 "ابو بکر رضی اللہ عنہ کا قول : "جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال رکھنا ہے تو ان کے اہل بیت کا خیال رکھو۔" کا مطلب یہ ہے کہ آپ لوگوں کو مخاطب کر کے کہہ رہے ہیں کہ خیال رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ ان کی خاطرات کرو، ان کے حقوق پامال مت کرو، انہیں تکلیف مت دو اور نہ ہی ان کے ساتھ بد سلوکی کرو۔" ختم شد  
 فتح اباری "(79/7)

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ داروں کا بھرپور خیال رکھتے تھے، اور یہ چیز کئی امور میں بالکل واضح ہوئی، مثلاً : تعاون و غیرہ دیتے ہوئے سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کو دیتے، بعد میں خود لیتے اور لوگوں کو دیتے تھے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :  
 "اسی طرح سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بھی جب دیوان عطیات مرتب کیا تو لوگوں کی ترتیب نسب کے مطابق لگائی، چنانچہ سب سے پہلے انہیں ذکر کیا جن کا نسب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ترین تھا، پھر جب عرب قبائل مکمل ہو گئے تو عجمی قبائل کا ذکر کیا، یہ دیوان خلفاءٰ راشدین کے عمد تک ایسے بھی رہا، بلکہ بنو امیہ اور بنو عباس کے دور میں بھی ایسے بھی رہا، بعد میں جا کر یہ تبدیلی کا شکار ہوا۔" ختم شد  
 "اقضاء الصراطا لستقیم" (ص 159، 160)

چہارم :  
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کے لیے مخصوص سفارش نہیں ہے، یہ سفارش تمام صاحبین، شہداء، اور علماء کو ملے گی چاہے وہ اہل بیت سے ہوں یا دیگر مسلمانوں میں سے ہوں۔

ہم نے سوال نمبر : (21672) میں واضح کیا ہے کہ :  
 "اگلہ کاروں اور نافرمانوں کے لیے شناخت صرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص نہیں ہے، بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ دیگر لوگ بھی شامل ہیں، جن میں انبیاء کرام، شہداء، علماء، صاحبین اور فرشتے شامل ہیں، بلکہ ایسا بھی ممکن ہے کہ انسان کے لیے اس کا اپنا نیک عمل سفارشی بن جائے، البتہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مجموعی طور پر سفارش میں سب سے زیادہ حصہ ہو گا۔" ختم شد

اس ساری تفصیلات سے غلوکرنے والے راضی حضرات کی طرف سے کیے جانے والے دعوے کا رد ہوتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کو نصوصی طور پر شناخت کا حعن حاصل ہوگا، صرف اسی پر بس نہیں راضیوں کی کتابوں میں یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ اہل بیت ہی لوگوں کو جنت اور جہنم میں داخل کریں گے! اہل بیت کے متعلق غلوکرتے ہوئے انہوں نے ایک لبی فہرست تیار کی ہوئی ہے جس کا مائدہ صرف اللہ کے دین سے لा�علی، اور کتاب و سنت کی نصوص سے دوری ہے۔

ہم فضیلۃ الشیخ عبدالحسن بن حمد العباد البدر حفظہ اللہ کے مقاٹلے : {فضل اہل الہیت و علوم کا نہیم عند اہل الشیء و ابجات} کا مطالعہ کرنے کا مشورہ دیں گے، اس جواب کی تیاری میں ہم نے اس سے استفادہ کیا ہے، اصل کتاب میں اس موضوع سے متعلق دیگر مباحث بھی ہیں، یہ مقالہ اگرچہ مختصر ہے لیکن مفید ہست ہے، آپ اس مقاٹلے کو درج ذیل لئک سے ڈاؤنلوڈ کر سکتے ہیں۔

واللہ اعلم